وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حُسۡنًا

# حقوق الوالدین فی الاسلام

## اسلام میں والدین کے حقوق

والد

مجھ کو چھاؤں میں رکھا
اور خود بھی وہ جلتا رہا

والدہ

بس اک تیرے پیار کا
سہارا سنوار گیا مجھے
ماں کے احسان ہیں کتنے
مجھ پر بیاں کیسے کروں

محرر : حافظ ابن شہاب الدین عطاری

معاون : شیخ شہادت علی بن اسلم علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# پیشِ لفظ

## موضوع: شانِ والدین

دینِ اسلام میں جہاں اللہ تعالی کی توحید، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت، نبیوں کی نبوت، فرشتوں کی عصمت، آسمانی کتابوں کی قرأت، نماز کا طریقہ اور احکام، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کے احکامات اور بھی کئی ساری چیزوں کے متعلق احکامات وغیرہ آئے ہیں تو حقوقِ والدین کے متعلق بھی احکامات کا نزول ہوا ہے۔

جس کا تذکرہ ہمیں قرآنِ پاک میں بھی ملتا ہے، احادیثِ طیبہ ﷺ میں بھی ملتا ہے، حضور ﷺ کی سنتوں میں بھی ملتا ہے، صحابہ کرام اور بزرگانِ دین رحمہم اللہ المبین کے واقعات میں بھی ملتا ہے۔

اور جبکہ انسان کی فطرتِ سلیمہ بھی اسی بات کا تقاضا کرتی ہے کہ والدین کی اہمیت کو جانیں، اور انکی عزت و تکریم کریں۔

لیکن آج کل معاشرے کے کیا کہنے! کہ معاشرے میں والدین کو لیکر بہت سے معاملات ہو رہے ہیں کہ ہمیں ہر روز سننے اور دیکھنے کو ملتا ہے کہ کہیں پر والدین کو گالیاں دی جارہی ہے تو کہیں پر والدین کو مارا جارہا ہے، کہیں پر والدین کو گھر سے نکال دیا جارہا ہے تو کہیں پر والدین کو الگ سے کمرے تک محدود کر دیا جاتا ہے تو کہیں پر والدین کو اولڈ ایج ہوم میں داخل کروا دیا جاتا ہے۔ جبکہ ابھی ہم نے اوپر پڑھا کہ اسلام میں والدین کے حقوق بھی بیان کیے گئے ہیں۔

لہذا اُنہی حقوق کو تحریر کرنے کے سبب یہ کام شروع کیا ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ میرے قلم کو حق و سچ لکھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

میں قربان جاؤں اپنے پیرو مرشد جناب " علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ " پر جنہوں نے باقی تمام کاموں کے ساتھ ساتھ امتِ مسلمہ کو والدین کا فرمانبر دار بھی بنایا اور مجھے بھی اس قابل بنایا کہ میں بھی کچھ لکھ سکوں، دینِ متین کا کام کر سکوں۔

یہ رسالہ 4 فصلوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہیں:

1) قرآن میں حقوقِ والدین اور انکے متعلق احکامات

2) احادیثِ طیبہ ﷺ میں حقوقِ والدین اور انکے متعلق احکامات

3) کچھ وہ واقعات جن میں والدین کے سبب ترقیاں ملی اور اللہ کا قرب ملا

4) کچھ وہ واقعات جن میں والدین کی نافرمانی کے سبب عذاب اور ملامتیں ملیں

جبکہ خاتمہ میں ماں باپ کی اہمیت، ماں کی شان اور چند آداب بیان کیے گئے ہیں۔

## چار قسم کے لوگوں سے بھلائی کی امید نہ رکھنا:

{14} ......حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن معین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں: ''چار قسم کے لوگوں سے بھلائی کی اُمید نہ رکھنا (۱)......سرحد کا پہرا دار (۲)...... قاضی کا منادی (۳)......مُحدِّث کا بیٹا اور (۴)...... ایسا شخص جو اپنے شہر میں تو حدیث لکھے لیکن طلبِ حدیث کے لئے سفر نہ کرے۔'' (2)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ الذی ابدع الافلاک و الارضین ،

و الصلوٰۃ علی من کان نبیا و آدم بین الماء و الطین ،

و علی آلہ و اصحابہ و اھل بیتہ اجمعین

اما بعد ! فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ　　الصلوۃ و السلام علیك یا حبیب اللہ

الصلوۃ و السلام علیك یا نبی اللہ　　و علی آلك و اصحبك یا نور اللہ

## درود شریف کی فضیلت

آیئے! حمد و صلاۃ کے بعد حضور پاک ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی فضیلت پڑھتے ہیں. کہ حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کے حوالے سے احادیث مبارکہ میں بے حد فضائل و برکات وارد ہوئے ہیں۔ چنانچہ:

فرمان مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں : مسلمان جب تک مجھ پر درود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔

**صلوا علی الحبیب!　　صلی اللہ علی محمد**

## سب سے زیادہ عذاب

**فرمانِ مصطفٰی:** ''قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب اُس عالِم کو ہوگا جس کے عِلْم نے اُسے نَفْع نہ دیا ہوگا۔''

(شعب الایمان،باب فی نشر العلم،الحدیث:۱۷۷۸،ج۲،ص۲۸۵)

# ﴾فصلِ اول﴿

(1) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (سورۃ البقرہ83)

ترجمہ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کا حکم فرمانے کے بعد والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی خدمت بہت ضروری ہے، والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم خود رب تبارک و تعالی نے دیا تو اب اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کام کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔

لہذا جو اپنے والدین سے برا سلوک کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ فوراان سے معافی طلب کریں اور رب تبارک و تعالی کی بارگاہ میں توبہ کریں اور عہد کریں کہ آئندہ والدین کی نافرمانی یا ان سے بدسلوکی نہیں کریں گے۔

(2) وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًاؕ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَاؕ (سورۃ العنکبوت8)

ترجمہ کنزالعرفان: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔

شانِ نزول: یہ آیت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حق میں اور ایک روایت کے مطابق حضرت سعد بن مالک زہری رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئیں، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سابقین اولین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو آپ کی والدہ نے کہا: تو نے یہ کیا نیا کام کیا! خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کچھ کھاؤں گی نہ میں کچھ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں اور یوں ہمیشہ کے لئے تیری بدنامی ہو گی اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے گا۔ پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک رات دن نہ کھایا، نہ پیا اور نہ سائے میں بیٹھی، اس سے کمزور ہو گئی۔ پھر ایک رات دن اور اسی طرح رہی،

تب حضرت سعد رضی اللہ عنہ اُس کے پاس آئے اور آپ نے اُس سے فرمایا کہ اے ماں! اگر تیری 100 جانیں ہو اور ایک ایک

کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین چھوڑنے والا نہیں، تو چاہے کھا، چاہے مت کھا۔ جب وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف سے مایوس ہو گئی کہ یہ اپنا دین چھوڑنے والے نہیں تو کھانے پینے لگی، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے اور اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے۔ (تفسیر صراط الجنان)

(3) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًاؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا (سورۃ بنی اسرائیل 23)

ترجمہ کنزالعرفان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے خوبصورت اور نرم بات کہنا۔

یہاں پر اللہ تعالی نے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا کیونکہ جس طرح والدین کا تم پر بہت احسان ہے تو تم پر لازم ہے کہ تم بھی ان کے ساتھ اسی طرح نیک سلوک کرو۔

اور یہاں پر اس بات سے بھی منع کیا گیا ہے کہ جب والدین میں سے کسی کی عمر بزرگی تک پہنچ جائے اور وہ اپنے آپ کوئی کام نہ کر سکے اور وہ آپ کو کہیں کہ یہ کام کر دو تو آپ وہ کام فوراً سے اف کہے بغیر کر دو۔

اور اگر عمر کے تقاضے کی وجہ سے ان سے کچھ نقصان ہو جائے تو انہیں نہ جھڑکنا بلکہ ان سے نرم لہجے میں بات کرنا۔

(4) وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا (سورۃ بنی اسرائیل 24)

ترجمہ کنزالعرفان: اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالی نے والدین کے ساتھ مزید نرمی سے پیش آنے، انکے سامنے عاجزی کرنے اور شفقت و محبت کا برتاؤ کرنے کی تعلیم دی، اور آیت کے آخری حصے میں یہ تعلیم دی کہ روزانہ والدین کیلیے دعائیں کرنی چاہیے۔

(5) وَاعۡبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡـًٔا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا (سورۃ النساء 36)

ترجمہ کنز العرفان: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔

(6) قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمۡ عَلَیۡکُمۡ اَلَّا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡـًٔا وَّ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا (سورۃ الانعام 151)

ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ، آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا وہ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

(7) وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ ۚ حَمَلَتۡہُ اُمُّہٗ وَہۡنًا عَلٰی وَہۡنٍ وَّ فِصٰلُہٗ فِیۡ عَامَیۡنِ اَنِ اشۡکُرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیۡکَ ؕ اِلَیَّ الۡمَصِیۡرُ

(سورۃ لقمان 14)

ترجمہ کنز العرفان: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اُس کی ماں نے اُسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا، آخر مجھی تک آنا ہے۔

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جس نے پنج گانہ نمازیں ادا کیں وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالایا، اور جس نے پنج گانہ نمازوں کے بعد والدین کے لئے دعائیں کیں تو اس نے والدین کی شکر گزاری کی۔ (تفسیرِ بغوی، سورۃ لقمان تحت الآیۃ ۱۴)

(8) رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ (سورۃ ابراھیم 41)

ترجمہ کنز العرفان: اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے جس دن حساب قائم ہو گا۔

# ﴿فصلِ ثانی﴾

(1) : عن ابی هریرة، قال: قیل: یا رسول الله ﷺ، من ابر؟ قال: "امك"، قال: ثم من؟ قال: "امك"، قال: ثم من؟ قال: "امك"، قال: ثم من؟ قال: "اباك"۔

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! میں کس سے حسنِ سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی ماں سے" (سائل نے) کہا: پھر کس سے حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی ماں سے" اس نے کہا: پھر کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی ماں سے" اس نے کہا: پھر کس کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے باپ سے"۔

(سننِ ابنِ ماجہ، الحدیث:3658، مکتبہ بشریٰ / سننِ ترمذی، ج:2، الحدیث:1893، مکتبہ بشریٰ)

(مراٰۃ المناجیح، ج:6، الحدیث:4706، قادری پبلشرز)

(2) : عن ابی الدرداء، سمع النبی ﷺ، یقول: "الوالد اوسط ابواب الجنة، فاضع ذلك الباب او احفظه"

ترجمہ: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا: "باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، چاہے تم اس دروازے کو ضائع کر دو، یا اس کی حفاظت کرو"۔

(سننِ ابنِ ماجہ، الحدیث:3662، مکتبہ بشریٰ / سننِ ترمذی، ج:2، الحدیث:1895، مکتبہ بشریٰ)

(3) : عن ابی امامة، قال، قیل یا رسول الله! ما حق الوالدین علی ولدہما؟ قال: "ہما جنتك و نارك"۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! ماں باپ کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: "تیری جنت دوزخ وہی دونوں ہیں"۔

(سننِ ابنِ ماجہ، الحدیث:3658، مکتبہ بشریٰ / مراٰۃ المناجیح، ج:6، الحدیث:4718، قادری پبلشرز)

(4) : عن عبد الله ابن مسعود، قال: '' سالت النبي ﷺ، اي العمل احب إلى الله؟ قال: '' الصلاة على وقتها ''،

قال: ثم اي؟ قال: '' ثم بر الوالدين ''۔

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: "کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا"، پھر پوچھا، اس کے بعد، فرمایا: " والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا"۔

(صحیح بخاری، ج:2، الحدیث:5970، مکتبہ بشریٰ)

(5) : عن ابي هريرة، قال: جاء رجل إلى رسول الله ﷺ، فقال: يا رسول الله، من احق الناس بحسن صحابتي؟

قال: '' امك '' قال: ثم من؟ قال: '' ثم امك '' قال: ثم من؟ قال: '' ثم امك '' قال: ثم من؟ قال: '' ثم ابوك ''۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا: کہ " تمہاری ماں ہے "پوچھا: اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا: کہ " تمہاری ماں ہے " انہوں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ " تمہاری ماں ہے " انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ " پھر تمہارا باپ ہے"۔

(صحیح بخاری، ج:2، الحدیث:5971، مکتبہ بشریٰ / صحیح مسلم، ج:2، الحدیث:6495، مکتبہ بشریٰ)

(مرآۃ المناجیح، ج:6، الحدیث:4688، قادری پبلشرز)

(6) : عن عبد الله بن عمرو، عن النبي ﷺ قال: '' رضى الرب في رضى الوالد، وسخط الرب في سخط الوالد ''۔

ترجمہ: عبد اللہ عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے"۔

(سننِ ترمذی، ج:2، الحدیث:1896، مکتبہ بشریٰ / مرآۃ المناجیح، ج:6، الحدیث:4704، قادری پبلشرز)

(7) : عن عبد الله بن عمرو ، قال: قال رسول الله ﷺ : '' إن من أكبر الكبائر أن يلعن الرجل والديه ''،

قيل: يا رسول الله، وكيف يلعن الرجل والديه؟ قال: '' يسب الرجل أبا الرجل فيسب أباه ويسب أمه فيسب امه ''۔

ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " آدمی کا اپنے والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔" کہا گیا کہ کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کہ وہ کسی آدمی کے باپ کو گالی گلوچ کرتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی گلوچ کرتا ہے اور یہ اس کی والدہ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی والدہ کو گالی دیتا ہے۔

(صحیح بخاری، ج:2، الحدیث:5973، مکتبہ بشریٰ / سنن ترمذی، ج:2، الحدیث:1898، مکتبہ بشریٰ)

(سنن ابی داؤد، ج:2، الحدیث:5141، مکتبہ بشریٰ / مراٰۃ المناجیح، ج:6، الحدیث:4693، قادری پبلشرز)

(8) : عن ابي هريرة، قال: قال رسول الله ﷺ : رغم انفه، ثم رغم انفه، ثم رغم انفه، قيل: من يا رسول الله؟

قال: '' من ادرك والديه عند الكبر احدهما او كليهما، ثم لم يدخل الجنة ''۔

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خاک آلود ہو ناک اس کی، پھر خاک آلود ہو ناک اس کی، پھر خاک آلود ہو ناک اس کی۔" کہا گیا کون؟ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: " جو اپنے والدین کو بوڑھاپائے دونوں کو یا ان میں سے ایک کو پھر جنت میں نہ جائے"۔ (یعنی ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

(صحیح مسلم، ج:2، الحدیث:6505، مکتبہ بشریٰ / مراٰۃ المناجیح، ج:6، الحدیث:4689، قادری پبلشرز)

(9) : قال رسول الله ﷺ: '' الا احدثكم باكبر الكبائر؟ '' قالوا: بلى يا رسول الله،

قال: '' الإشراك بالله، وعقوق الوالدين ''۔

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟" تو صحابہ کرام نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: " اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا"۔

(سنن ترمذی، ج:2، الحدیث:1897، مکتبہ بشریٰ)

# ﴿فصلِ ثالث﴾

## ماں کی دعا کا اثر:

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُالرَّحمٰن بن اَحمد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنے والِد کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایک مرتبہ ایک بُوڑھی عورَت حضرت سیدنا ابنِ مخلد رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئی اور عَرض کی: میرے جوان بیٹے کو رُومیوں نے قَید کر لیا ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا گھر ہے، اِس کے عِلاوہ میرے پاس کچھ بھی مال نہیں اور اُس گھر کو میں بیچ بھی نہیں سکتی، لہٰذا آپ کسی صاحبِ حَیثیَّت سے کہہ دیجئے کہ وہ فِدیَہ دے کر میرے بیٹے کو آزاد کرا لے کیونکہ اب نہ تو مجھے دن کو قرار آتا ہے اور نہ رات کو نیند آتی ہے۔ آپ نے اُسے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا: مُحتَرَمہ! آپ جایئے! میں آپ کے معاملے کو حل کرنے کو شِش کرتا ہوں۔ راوِی کہتے ہیں: جب وہ بڑھیا چلی گئی تو آپ سَر جُھکا کر بیٹھ گئے اور آپ کے مبارَک ہونٹ جُنبِش کر رہے تھے (جیسے کچھ پڑھ رہے ہوں)، کچھ عرصے بعد وہی بوڑھی عورَت اپنے جوان بیٹے کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو دُعائیں دیتے ہوئے کہنے لگی (الحمد للہ عزوجل) میرا بیٹا سلامَتی کے ساتھ لوٹ آیا ہے اور وہ آپ کی بارگاہ میں اپنا سفر نامہ بھی بیان کرے گا، چنانچہ

بیٹا (آیا اور) بولا: میں قَیدیوں کی ایک جماعت کے ساتھ رُومی بادشاہ کی قَید میں تھا، اُس کے قبضے میں بہت سارے باغات تھے، وہ ہر روز ہمیں باغات میں کام کرنے کے لئے بھیجتا اور (شام کو) واپَس قَید خانے میں ڈلوا دیتا۔ ایک دن جب ہم مغرِب کے بعد (باغات میں) کام کر کے واپَس قَید خانے کی طرف آ رہے تھے تو اچانک میرے پاؤں میں بندھی مضبوط بیڑیاں خود بخود ٹُوٹ کر زمین پر گِر پڑیں۔ (راوِی کا بیان ہے کہ) نَوجوان نے جس دن اور جس وَقت میں بیڑیاں ٹُوٹنے کے بارے میں بتایا تھا، وہ وہی (دن اور) وَقت تھا جس میں بُڑھیا حضرت سیدنا ابنِ مخلد رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں دُعا کے لئے حاضِر ہوئی تھی۔ سپاہیوں نے مجھ (یعنی بوڑھی عورَت کے بیٹے) سے پوچھا: کیا تُو نے بیڑیاں توڑی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! وہ تو خود بخود میرے پاؤں سے ٹُوٹ کر گِر پڑی ہیں۔

نَوجوان کی یہ بات سُن کر سپاہی بہت حَیران ہوئے اور اُنہوں نے جا کر اپنے اَفسر کو بتا دیا، وہ بھی حَیران ہوا اور اُس نے فوراً ایک لوہار

کوبُلواکر کہا : اِس نوجوان کو بیڑیوں میں جکڑ دو! لوہارنے مجھے بیڑیاں پہنا دیں، ابھی میں چند قدم ہی چلا تھا کہ وہ بیڑیاں پھر میرے پاؤں سے ٹُوٹ گئیں۔

میرے اِس معاملے پر سب لوگ بہت حیران ہوئے اور اُنہوں نے اپنے راہبوں (مذہبی پیشواؤں) کو بُلاکر ساری صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ راہبوں نے ساری گفتگو سُن کر مجھ سے پوچھا : کیاتمہاری والِدہ زِندہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں، راہِب میری بات سُن کر اُن لوگوں کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا اور کہنے لگا : اللہ کریم نے اِس کی ماں کی دُعا قَبول فرمالی ہے۔ سپاہی بولے : جب اللہ پاک نے تجھے آزاد فرمادیاہے تو ہم کیونکر تجھے بیڑیوں میں جکڑ سکتے ہیں؟ یہ کہہ کر رُومیوں نے مجھے رِہا کر دیا اور مجھے مسلمانوں سے ملا دیا۔
(تویُوں ماں کی دُعا اور سَیِّدُنا ابنِ مخلد رحمۃ اللہ علیہ کی بَرَکت سے اُس نوجوان کو رِہائی کا پروانہ نصیب ہو گیا)۔

(عیون الحکایات)

## ماں کا ادب :

حضرت سَیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :
سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں آبخورہ (یعنی گلاس) بھر کر آیا تو اُنہیں نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا آبخورہ (یعنی گلاس) لئے اِس اِنتِظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہو چکی تھی اور آبخورے سے کچھ پانی گر کر میری اُنگلی پر جم کر برف بن گیا تھا۔
بہر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے آبخورہ پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی آبخورے (یعنی پانی کے گلاس) سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا ماجرا (واقعہ) عَرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی : اے اللہ عزوجل! میں اِس سے راضی ہوں تُو بھی اِس سے راضی رہنا۔

(ماں کی دعا کا اثر)

## 2000سال کی عبادت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیّدُنا سلیمان علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ سَمُندر کے کَنارے جایئے اور ہماری قدرت کا نظارہ کیجئے۔
آپ علیہ السلام اپنے مُصاحِبین کے ہمراہ تشریف لے گئے مگر کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی، چُنانچِہ ایک جِن ّکو حکم دیا کہ سَمُندر میں غَوطہ لگا کر اندر کی خبر لاؤ۔ اُس نے غوطہ لگانے کے بعد واپَس آکر عرض کی: میں تہہ تک نہیں پہنچ سکا اور نہ ہی کوئی شے نظر آئی۔
آپ علیہ السلام نے اُس سے طاقتور جِن ّکو حکم دیا، اُس نے پہلے جِن ّکے مقابلے میں دُگنی گہرائی تک غوطہ لگایا مگر وہ بھی کوئی خبر نہ لا سکا۔ آپ علیہ السلام نے اپنے وزیر حضرتِ آصِف بن بَرخِیار رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا، اُنہوں نے تھوڑی ہی دیر میں ایک عالی شان کافُوری چار دروازوں والا سفید سَمُندری گنبد (گُم۔بَد) لاکر سیّدُنا سلیمان علیہ السلام کی خدمتِ سراپا عَظمت میں حاضِر کر دیا۔
اس کا ایک دروازہ موتی کا، دوسرا یاقوت کا، تیسرا ہیرے کا اور چوتھا زَمرُّد کا تھا، چاروں دروازے کُھلے ہونے کے باوُجُود سَمُندر کے پانی کا کوئی قَطرہ اندر نہیں تھا۔ اس سَمُندری گنبد کے اندر ایک حسین نوجوان صاف ستھرے لباس میں ملبوس مشغولِ نَماز تھا، جب وہ نَماز سے فارغ ہوا تو آپ علیہ السلام نے سلام کر کے اس سے اُس سَمُندری گنبد کا راز دریافت کیا۔
اُس نے عرض کی: یانبی اللہ! میرا باپ معذور اور والِدہ نابینا تھی، الحمدللہ عزوجل میں نے سَتّر ۷۰ سال اُن کی خدمت کی، میری ماں نے انتِقال سے پہلے دُعا کی : یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کو درازئ عمر بالخیر عطا فرما۔
والِد محترم نے بوقتِ وفات دُعا فرمائی : یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کو ایسی جگہ عبادت پر لگا کہ شیطان مُداخَلَت نہ کرے۔
والِدِ مرحوم کی تدفین کے بعد جب میں ساحِلِ سَمُندر پر آیا تو مجھے یہ سَمُندری گنبد نظر آیا، میں اس کے اندر داخِل ہو گیا۔ اتنے میں ایک فِرِشتہ آیا اور اس نے اس گنبد کو سَمُندر کی تہہ میں اُتار دیا۔ سیّدُنا سُلَیمان علیہ السلام کے اِستِفسار (یعنی پوچھنے) پر اُس نے عرض کی کہ میں حضرتِ سیّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السلام کے مقدّس دَور میں یہاں آیا ہوں۔
حضرتِ سیّدُنا سلیمان علیہ السلام نے جان لیا کہ اس کو دوہزار ۲۰۰۰ سال اس " سَمُندری گنبد" میں گزر چکے ہیں مگر اب تک جوان ہے، اُس کا ایک بال بھی سفید نہیں ہوا تھا۔
غِذا کے متعلِّق اُس نے بتایا: روزانہ ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں کوئی زَرد (یعنی پیلی) چیز لاتا ہے، میں اُسے کھالیتا ہوں، اس میں دنیا کی تمام نعمتوں کی لذّت ہوتی ہے،

اس سے میری بھوک اور پیاس مٹ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ الحمدللہ عزوجل گرمی، سردی، نیند، سُستی، غُنُودگی، نامانُوسیَّت اور وَحشت (یعنی گھبراہٹ وخوف) یہ تمام چیزیں مجھ سے دُور رہتی ہیں۔

اس کے بعد اُس نوجوان کی خواہِش پر سیِّدُنا سلیمان علیہ السلام کا حکم پاکر حضرتِ سیِّدُنا آصِف بن بَرخِیار رحمۃ اللہ علیہ نے سَمُندری گنبد کو اٹھاکر سمندر کی تہہ میں پہنچادیا۔ اس کے بعد حضرت سیِّدُنا سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سب پر رحم فرمائے، دیکھا آپ نے کہ والِدَین کی دعا کس قدر مقبول ہوتی ہے! ماں باپ کی نافرمانی سے بچو۔

(سمندری گنبد)

## جنت کا ساتھی:

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السلام ایک بار پرَوردگار عزوجل کے دربار میں عرض گزار ہوئے۔

یاربِّ غفار عزوجل! مجھے میرا جنّت کا ساتھی دکھادے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: فُلاں شہر میں جاؤ، وَہاں فُلاں قَصّاب (کسائی) تمہارا جنّت کا ساتھی ہے۔

چُنانچِہ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السلام وہاں اُس قصّاب (کسائی) کے پاس تشریف لے گئے، (ناجاننے کے باوُجُود مسافِر ومہمان ہونے کے ناطے) اُس نے آپ علیہ السلام کی دعوت کی۔

جب کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے ایک بڑا سا ٹوکرا اپنے پاس رکھ لیا، اندر دونِوالے ڈالتا اور ایک نِوالہ خود کھاتا۔ اِتنے میں کسی نے دروازے پر دستک دی، قصّاب (کسائی) اُٹھ کر باہَر گیا۔

سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السلام نے اُس زَنبیل (زَم۔بِیل یعنی ٹوکرے) میں دیکھا تو اس کے اندر ضعیفُ العُمر مرد وعورت تھے۔

سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السلام پر نظر پڑتے ہی اُن کے ہونٹوں پر مُسکُراہٹ پھیل گئی،

اُنہوں نے آپ علیہ السلام کی رِسالت کی شہادت (یعنی گواہی) دی اور اُسی وقت رِحلَت (رِح۔لَت۔یعنی انتِقال) کرگئے۔

قصّاب (کسائی) واپس آیا تو زنبیل (ٹوکرے) میں اپنے والدَین کو فوت شُدہ دیکھ کر مُعاملہ سمجھ گیا اور آپ علیہ السلام کی دست بوسی کر کے عرض کی : آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السلام معلوم ہوتے ہیں۔

فرمایا : تمہیں کیسے اندازہ ہوا؟ عرض کی : میرے ماں باپ روزانہ گڑگڑا کر دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں حضرت موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السلام کے جلووں میں موت نصیب کرنا۔

ان دونوں کے اس طرح اچانک انتِقال فرمانے سے میں نے اندازہ لگایا کہ آپ ہی حضرتِ سیّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السلام ہونگے۔

قصّاب (کسائی) نے مزید عرض کی : میری ماں جب کھانا کھالیتی، تو خوش ہو کر میرے لئے یوں دعا کیا کرتی تھی: یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے بیٹے کو جنّت میں حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السلام کا ساتھی بنانا۔

سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علیہ السلام نے فرمایا : مبارَک ہو کہ اللہ عزوجل نے تم کو میرا جنّت کا ساتھی بنایا ہے۔

(نزہۃ المجالس)

## والدین کے لئے روزانہ دعا کرنی چاہیے :

والدین کیلئے دعا کو اپنے روزانہ کے معمولات میں داخل کر لینا چاہیے اور ان کی صحت و تندرستی، ایمان و عافیت کی سلامتی کی دعا کرنی چاہیے اور اگر فوت ہو گئے ہوں تو ان کیلئے قبر میں راحت، قیامت کی پریشانیوں سے نجات، بے حساب بخشش اور جنت میں داخلے کی دعا کرنی چاہیے۔ یاد رہے کہ اگر والدین کافر ہوں تو اُن کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرنی چاہیے کہ یہی اُن کے حق میں رحمت ہے۔ اور دنیاوی اعتبار سے اچھا سلوک ان کے ساتھ بھی لازم ہے۔ (تفسیرِ صراط الجنان)

# ﴿فصلِ رابع﴾

## والِدَین کو بُرا بھلا کہنے کا انجام :

حضرت سَیِّدُنا اِمام اَحمد بن حَجَر مکّی شَافِعی رحمۃ اللہ علیہ نَقْل کرتے ہیں : نَبیِ اَکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے :

مِعراج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا : اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟

عَرض کی : یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔(الزواجر)

## قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے:

پیر و مرشد جناب علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ منقول کرتے ہے :

جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قَبْر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اُس کی پسلیاں (ٹوٹ پُھوٹ کر) ایک دوسرے میں پَیوَست ہو جاتی ہیں۔(جہنم میں لے جانے والے اعمال)

## ماں کے سامنے آواز بُلند ہو جانے پر دو غلام آزاد کئے :

ماں یا باپ کو دُور سے آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جایئے، ان سے آنکھیں ملا کر بات مت کیجئے، بُلائیں تو فوراً لَبَّیک (یعنی حاضِر ہُوں) کہئے، تمیز کے ساتھ "آپ جناب" سے بات کیجئے، ان کی آواز پر ہر گز اپنی آواز بُلند نہ ہونے دیجئے۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَون رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی ماں نے بُلایا تو جواب دیتے وَقت ان کی آواز قَدرے (یعنی تھوڑی سی) بُلند ہو گئی، اس وجہ سے انہوں نے دو غلام آزاد کیے۔(حِلْیَۃُ الْاَولیاء)

## ماں کو جواب نہ دینے والا گونگا ہو گیا :

منقول ہے: ایک شخص کو اُس کی ماں نے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا اِس پر اُس کی ماں نے اسے بد دُعا دی تو وہ گونگا ہو گیا۔ (سمندری گنبد)

## ماں باپ بد دعا دینے سے بچیں تو اچّھا ہے :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ماں کی پکار کا جواب نہ دینے والا جیتے جی گونگا ہو گیا! اِس میں ماں باپ کے نافرمانوں کیلئے جہاں عبرت کے مَدَنی پھول ہیں، وہاں ماں باپ کیلئے بھی مقامِ غور ہے، خُصُوصاً وہ مائیں جو بات بات پر اپنی اولاد کو اس طرح کہہ کر کہ تیرا ستیاناس (سَتْ۔ تِیا۔ ناس) ہو جائے، تو پھٹ پڑے، تجھے کوڑھ نکلے وغیرہ کوسنیں (کَو۔ سَ۔ نَیں یعنی بد دعائیں) دیتی ہیں ان کو اپنی زَبان قابو میں رکھنی چاہئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ قَبولیَّت کی ساعت (یعنی گھڑی) ہو، دعا قَبول ہو جائے اور اولاد کو سچ مُچ کُچھ ہو جائے اور یوں ماں خود بھی ٹینشن میں آ جائے! لٰہذا اولاد کو صِرف دعائے خیر سے نوازتے رہنا اَنسَب (یعنی زیادہ مُناسِب) ہے۔

## گدھا نُما مُردہ :

حضرتِ سیِّدُنا عوام بن حَوشَب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں کسی مَحَلّے سے گزرا، اُس کے کَنارے پر قبرِستان تھا، بعدِ عَصر ایک قَبْر شَق ہوئی (یعنی پھٹی) اور اُس میں سے ایک ایسا آدَمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان کا تھا، وہ تین بار گدھے کی طرح رَینکا (یعنی چیخا)، پھر قَبْر میں چلا گیا اور قَبْر بند ہو گئی۔ ایک بڑی بی بیٹھی (سُوت) کات رہی تھیں، ایک خاتون نے مجھ سے کہا: بڑی بی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اس کا کیا مُعاملہ ہے؟ کہا یہ قَبْر والے کی ماں ہے، وہ شرابی تھا، جب شام کو گھر آتا، ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! اللہ عزوجلَّ سے ڈر، آخِر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا! یہ جواب دیتا: تُو گدھے کی طرح ڈِھیچُوں ڈھیچوں کرتی ہے۔ اس شخص کا عَصر کے بعد انتِقال ہوا، جب سے فوت ہوا ہے ہر روز بعدِ عَصر اس کی قَبْر شَق ہوتی ہے اور یوں تین بار گدھے کی طرح چِلاّ کر پھر قَبْر میں سَما جاتا ہے اور قَبْر بند ہو جاتی ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب)

# ﴿خاتمہ﴾

## ماں باپ کیا ہیں؟

- ماں باپ اللہ تعالیٰ کا عظیم انعام ہیں۔
- ماں باپ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کا بہترین ذریعہ ہیں۔
- ماں باپ کی دل جوئی میں کونین کی کامیابی و کامرانی کارفرما ہے۔
- ماں باپ کے دم قدم سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہیں۔
- ماں باپ کی خدمت خدا و مصطفےٰ ﷺ کو راضی رکھنے کا بہترین ذریعہ ہے۔
- ماں باپ جن کے قدموں میں ہماری بقاء ہے۔
- ماں باپ جن کے ساتھ اچھا سلوک جنت کی ضمانت ہے۔
- ماں باپ وہ ہیں جنہوں نے ہمیں پر سکون سایہ دیا ہے۔
- ماں باپ وہ ہیں جن کے قدموں میں ہماری جنت ہے۔
- ماں باپ وہ ہیں جن کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔
- ماں باپ وہ ہیں جنہوں نے ہمیشہ ہمیں بے وجہ بھی دُعا دی ہے۔
- ماں باپ کی خدمت سے کاروبار میں برکت ہوتی ہے۔
- ماں باپ کی خدمت سے خدا راضی ہوتا ہے۔
- ماں باپ کی خدمت سے بندہ بلند مقام پر فائز ہوتا ہے۔
- ماں باپ کی خدمت سے رزق کے دروازے کھلتے ہیں۔
- ماں باپ کی خدمت سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔
- ماں باپ کی خدمت سے جنت کے دروازے کھلتے ہیں۔

- ماں باپ کی خدمت سے انسان آفتوں سے محفوظ ہوتا ہے۔
- ماں باپ کی خدمت سے رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوتا ہے۔
- ماں باپ کی خدمت سے زندگی میں سرور ہوتا ہے۔
- ماں باپ کی خدمت سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔
- ماں باپ کی خدمت سے مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔
- ماں باپ کو ناراض کرنے سے خدا و مصطفے ﷺ ناراض ہوتے ہیں۔
- ماں باپ کو ناراض کرنے سے دنیا و آخرت تباہ ہوتی ہے۔
- ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کی عمر کم کر دی جاتی ہے۔
- ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کا حشر بُرا ہوتا ہے۔

## ماں کی شان!

- میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "ماں" قُدرت کا انمول تحفہ ہے۔
- ماں کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے۔
- ماں کا فرمانبر دار اللہ پاک اور رسولِ کریم ﷺ کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔
- ماں اَولاد کے آرام کی خاطر اپنے آرام کو قربان کر دیتی ہے۔
- ماں کے خونِ جگر سے اَولاد کا وجود بنتا ہے۔
- ماں کئی سال تک اپنی اَولاد کو تھپکیاں دے کر سُلاتی ہے۔
- ماں بیمار اَولاد کو دیکھ کر تڑپتی اور آنسو بہاتی ہے۔
- ماں بیمار اَولاد کی خاطر سخت سردیوں میں بھی ساری ساری رات جاگ کر گزارتی ہے۔

- ماں بیمار اولاد کی خاطر مہنگے اسپتالوں اور دواخانوں کے چکر لگانا گوارا کر لیتی ہے۔
- ماں اَولاد کے مستقبل کو سَنوارنے کے لئے اپنی تمام تر زندگی کو اَولاد کے لئے وَقْف کر دیتی ہے۔
- ماں اَولاد کے لئے سایہ دار درخت کی طرح ہوتی ہے۔
- ماں خود گرمی برداشت کر کے اَولاد کو پنکھا جھلتی رہتی ہے۔
- ماں اَولاد کو چھاؤں میں بٹھا کر خود دُھوپ میں بیٹھ جاتی ہے۔
- ماں اَولاد کے ناز نخرے اُٹھاتی ہے۔
- ماں قَرض لے کر بھی اَولاد کی فرمائشوں کو پُورا کرتی ہے۔
- ماں اپنے شوہر کی وَفات کے بعد اَولاد کو دَرْبدَر بھٹکنے نہیں دیتی۔
- ماں اَولاد کی پیدائش سے پہلے، پیدائش کے دَوران اور بعد کی تکالیف کو برداشت کرتی ہے۔
- ماں اَولاد کو اچّھا انسان بناتی ہے۔
- ماں اپنے حصّے کا نوالہ بھی اَولاد کے منہ میں ڈال کر خوش ہوتی اور خود بھوکی سو جاتی ہے۔
- ماں اولاد کو گرم بستر میں لِٹاتی اور خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے۔
- ماں اولاد کے حق میں بُرا نہیں سوچتی، ماں اولاد کو خوش دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔
- ماں اولاد کو دُکھ تکلیف میں مبتلا دیکھ کر بے قرار ہو جاتی ہے۔
- ماں مشکلات میں اَولاد کی ڈھارس بندھاتی ہے۔
- ماں معذور اَولاد کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی۔
- ماں نافرمان اَولاد پر بھی شفقت و مہربانی ہی کرتی ہے۔
- ماں نہ ہو تو گھر ویران لگتا ہے۔
- ماں کا خدمت گار چین و سکون کی زندگی گزارتا ہے۔
- ماں کی خدمت اَولاد کو جنّت میں داخل کروائے گی۔

۩ ماں کو راضی رکھنا اولاد پر لازم ہے۔

۩ ماں کے حُقوق سے آزاد ہونا ناممکن ہے۔

## والدین کے متعلق چند آداب :

۩ جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے۔

۩ کوئی شخص ماں باپ کو اُن کا نام لے کر نہ پکارے۔

۩ ان کی وفات کے بعد ان کیلئے ایصالِ ثواب کرے۔

۩ اپنے بدن اور مال سے ان کی خوب خدمت کرے۔

۩ ان سے محبت کرے، والدین کیلیے روزانہ دعا کریں۔

۩ ان کی خدمت کیلئے اپنا مال انہیں خوش دلی سے پیش کرے۔

۩ ان کی جائز وصیتوں کو پورا کرے۔ ان کے اچھے تعلقات کو قائم رکھے۔

۩ والدین سے ایسی کوئی بات نہ کہے اور ایسا کوئی کام نہ کرے جو اُن کیلئے باعثِ تکلیف ہو۔

۩ ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے، ان سے گفتگو کرنے اور دیگر تمام کاموں میں ان کا ادب کرے۔

۩ والدین کے ساتھ بھلائی کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ اگر وہ گناہوں کے عادی ہوں یا کسی بدمذہبی میں گرفتار ہوں تو ان کو نرمی کے ساتھ اصلاح و تقویٰ اور صحیح عقائد کی طرف لانے کی کوشش کرتا رہے۔

**اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کہ وہ ہم تمام کو والدین کا ادب کرنے والا بنائے۔ آمین!**

محرر: حافظ محمد فیضان شہاب الدی عطاری (درجہ سابعہ)

معاون: شیخ شہادت علی بن اسلم علی (درجہ سابعہ)

جامعۃ المدینہ فیضانِ غوثِ اعظم سائٹ ایریا کراچی

10 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ بمطابق 30 مئی 2023ء، 11 : 40 Pm